119955 ـ مسلمانوں كے فقر كا سبب كثرت نسل ہے جيسا قول كہنے والے كا حكم

سوال

اگر كوئى شخص يہ بات كہے كہ:

" مسلمانوں كے فقر اور كمزورى اور اس دور ميں ان كے پيچھے رہنے كا سبب كثرت نسل ہے، اس ليے مسلمان ترقى نہيں كر سكے، ايسا اعتقاد ركھنے والے شخص كا شريعت ميں كيا حكم ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارى رائے تو يہى ہے كہ اس كا يہ قول اور رائے غلط ہے كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى ہى روزى ميں فراوانى كرنے والا ہے وہ جسے چاہے زيادہ رزق ديتا ہے اور جسے چاہے كم ديتاہے، روزى ميں كمى كا سبب اور علت كثرت نسل اور افراد نہيں، كيونكہ زمين ميں جو بھى چلنے پھرنے اور رينگنے والى چيز ہے ا سكا رزق اللہ كے ذمہ ہے، ليكن اللہ سبحانہ و تعالى اپنى حكمت سے جسےچاہتا ہے اسے عطا كرتاہے، اور جسے چاہتا ہے نہيں ديتا.

ايسا عقيدہ ركھنے والے كو ميرى نصيحت ہے كہ وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے اس باطل اعتقاد كو چھوڑ دے، اور يہ علم ميں ركھے كہ دنيا جتنى بھى بڑھ جائے اور اگر اللہ چاہے تو ان كے ليے روزى كھول دے، ليكن اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنى كتاب ميں فرمايا ہے:

اور اگر اللہ تعالى اپنے بندوں كے ليے روزى كشادہ كر دے تو وہ زمين ميں فساد كرنے لگيں، ليكن اللہ تعالى جتنى چاہتا ہے اسى كےمطابق روزى اتارتا ہے، يقينا وہ اپنے بندوں كى خبر ركھنے والا اور ديكھنے والا ہے الشورى (27).

فضيلۃ الشيخ محمد بن عثيمين رحمہ اللہ.

ديكھيں: فتاوى علماء البلد الحرام صفحہ (1084).

بلاشك نسل كى تحديد يا كم كرنا يہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے حكم كے متصادم ہے، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم ايسى عورتوں سے شادى كرو جو زيادہ محبت كرنے والى ہو، اور زيادہ بچے جننے والى ہو، كيونكہ ميں تمہارے

ساتھ امتوں پر فخر کرونگا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح کہا ہے.

اس لیے جو نسل میں کمی کرنے کی کوشش کرتا اور اس کی دعوت دیتا ہے وہ چاہتا ہے کہ روز قیامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیروکاروں کی کثرت ہونے کے ساتھ باقی انبیاء پر فخر نہ کریں.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے تو ساری مخلوق کی روزی کی ضمانت لیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور زمین میں چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالی پر ہیں ہود (6).

چنانچہ افراد کی کثرت کے خلاف باتیں کرنا - چاہے یہ مانع حمل ادویات کی ترویج یا پھر حمل ساقط کرانے یا کسی اور طریقہ سے ہو - اور یہ اعتقاد رکھنا کہ انسانوں کی تعداد زیادہ ہونے کی بنا پر ضروریات پوری نہیں ہونگی، اور بشری مصلحت یہی تقاضا کرتی ہے کہ انسانوں کی تعداد میں کمی کی جائے اور نسل کم رکھی جائے.

یہ چیز تو اللہ کی ربوبیت اور مخلوق کے لیے وسعت رزق کا انکار ہے، اور یہ بالکل اسی اعتقاد کی طرح ہے جو مشرک رکھتے تھے، جو اپنی اولاد فقر و فاقہ کے ڈر سے قتل کر دیا کرتے تھے اسی کے متعلق اللہ کا فرمان ہے:

اور تم اپنی اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل مت کرو، تمہیں اور انہیں رزق ہم ہی دیتے ہیں الانعام (151).

اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

اور تم اپنی اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل مت کرو، انہیں اور تمہیں رزق ہم ہی دیتی ہیں، یقینا ان کا قتل بہت بڑی غلطی ہے الاسراء (31).

کثرت امت اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور اللہ وحدہ لا شریک ہی کی عبادت کرنی چاہیے، اسی لیے اللہ کے نبی شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی کچھ نعمتین یاد دلاتے ہوئے فرمایا تھا:

اور یاد کرو جب تم قلیل تعداد میں تھے تو اللہ نے تمہیں زیادہ کر دیا الاعراف (86).

اور پھر کثرت امت تو امت کی عزت اور دشمن کے خلاف مدد کا باعث بنتی ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے نبی اسرائیل کے متعلق فرمایا ہے:

پھر ہم نے ان پر تمہارا غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں بڑے جتھے والا بنایا بنی اسرائیل (6).

مصر کے متعلق مستقلی سرچ کے متعلق ڈاکٹر محمد سید غلاب کہتے ہیں:

" کثرت سکان کبھی بھی بوجھ نہیں رہا، اور نہ ہی یہ اسے آئندہ صدی میں بوجھ شمار کرنا صحیح ہو گا؛ کیونکہ یہی کثرت ہے جس نے مصر کو ہر دور میں ترقی دی "

اور ايك دوسری سرچ میں ڈاکٹر مصطفی فقی مصر میں اہم ترین اسباب و عوامل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

" مصر ثروت بشری کا خزانہ ہے "

اور اقتصادی امور کے ماہر استاد خورشید احمد کہتے ہیں:

" مستقبل میں ان ممالك کو ہی قوت و غلبہ حاصل ہو گا جن کے شہریوں کی تعداد زیادہ ہو گی، اور فی وقت ذاتہ وہ فنی علوم سے مزین ہونگے، اس لیے یورپ والوں کے لیے اپنی قیادت و سیادت کو بچانے کے لیے کوئی اور چیز نہیں بچی الا یہ کہ وہ ایشیا اور افریقی ممالك میں نسل کم کرنے کا نعرہ بلند کریں اور اس کی ترویج کریں، اور مانع حمل ادویات استعمال کرائیں.

اسی بنا پر یورپی ممالك آج اپنے ممالك میں کثرت نسل پر کام کر رہے کہ ان کے ممالك میں تعداد زیادہ ہو جائے، لیکن اسی وقت وہ ایشیا اور افریقی ممالك میں ایسے اسلوب اور ذرائع استعمال کرنے کی کوشش میں ہیں جس سے ان ممالك کے رہائشیوں کی تعداد کم ہو سکے.

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ:

استاد " اورجنسکی " جو کہ ايك امریکی مفکر ہے نے بہت سچی بات کہہ ڈالی کہ: اور مستقبل میں قوت وطاقت اس کے پاس زیادہ ہو گی جس کے افراد کی تعداد زیادہ ہے "

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں:

" تاریخ کا علم حاصل کرنے والے طالب علم پر یہ مخفی نہیں کہ:

ملك کے رہائشیوں کی تعداد کی سیاسی طور پر جزری اہمیت رکھتی ہے، اس لیے ہر معاشرے یا عالمی طاقت نے

اپنے اہتمامات تعمیری اور انشائی دور میں افراد کی کثرت میں کی ہے، اور اسی لیے معروف مؤرخ استاد " ویل ڈیورنٹ " کثرت سکان کو شہری ترقی کے اہم اسباب میں شمار کرتا ہے، اور استاد " آرنلڈ ٹوبینی " نے بھی اس کو اساسی رد قرار دیا ہے جو انسانیت کی ترقی کے خلاف ہوں.

حتی کہ بات کو غلط نہ سمجھ لیا جائے صرف اکیلا کثرت سکان ہی کسی قوم کی ترقی اور دشمن پر غلبہ کی ضامن نہیں بلکہ یہ ایك رئیسی سبب ہے، لیکن اکیلا یہی سبب نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ قوی تعلیم اور صحیح تربیت، اور معاشرے میں امن و امان ہونا، اور خرابیوں اور فساد کے خلاف جنگ کا ہونا بھی ضروری ہے.

لیکن اس سب سے قبل ایمان اور تقوی کا ہونا ضروری اور اساسی چیز ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر بستیوں والے ایمان لے آئیں اور تقوی اختیار کریں تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتیں کھول دیں، لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کے اعمال کی بنا پر پکڑ لیا الاعراف (96).

مسلمانوں کی کثرت تعداد کی وجہ سے دشمنان اسلام کی چیخیں اور آوازیں زیادہ بلند ہو گئی ہیں، کیونکہ مسلمانوں کی کثرت ان کے لیے خطرے کا باعث ہے.

کتاب " مشرق وسطی میں جغرافی تبدیلیاں " جس کے مؤلف پروفیسر ارنن سوفر ہیں میں لکھا ہے یہ کتاب یہودی ملك میں پڑھائی جاتی ہے، اور خاص ادارون کے لیے یہ مرجع شمار ہوتا ہے، اس کو لکھنے والے کی رائے ہے کہ مصر میں آبادی کی کثرت اسرائیل کے لیے بڑی پریشان کن ہے، کیونکہ وہ ایك طاقتور لشکر بنانے کی طاقت رکھتا ہے.

اور اخبار ڈیلی ٹیلی گراف (9 / 1 / 1988) کے اخبار میں ایك کالم " متوسط حوض میں کثرت انسانی وقتی بم " کے نام سے ایك کالم چھپا ہے، جس میں کالم نگار نے اس قضیہ کے متعلق بحث کی ہے جس نے یورپ کی نیند حرام کر دی ہے، وہ مسئلہ یہ ہے کہ بحر ابیض متوسط کے مشرق اور جنوب میں واقع بڑے ممالك کی آبادی کی کثرت، اور بحر ابیض کے شمال میں واقع ممالك میں آبادی کی کمی اس کالم میں اقوام متحدہ نے ماحول کے متعلق پروگرام کی رپورٹ نقل کی ہے کہ:

" کہ پچاس کی دہائی میں بحر ابیض متوسط کے دو تہائی رہائشی یورپی لوگ تھے جو جبل طارق سے لیکر بوسفور کے علاقے تك پھیلے ہوئے تھے، لیکن (2025) کے سال میں یہ صورت حال اس کے برعکس ہو جائیگی کیونکہ بحر ابیض متوسط اگر عربی نہیں تو اسلامی ضرور بن جائیگا.

یہ کالم اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس میں کوئی شك نہیں کہ جو شخص مسلمانوں کے مابین نسل محدود کرنے، اور

آبادی زیادہ نہ کرنے کی بات کرتا اور ترغیب دلاتا ہے، اور اس کے لیے کئی قسم کے نعرے بلند کرتا کہ: خاندان کو منظم کریں، اور معاشرے کی تنظیم ہونی چاہیے، اور خاندانی پلاننگ وغیرہ نعرے لگاتا ہے ہم اسے کہتے ہیں کہ جو اس کی ترغیب دلاتے ہیں وہ دشمنان اسلام کی خدمت کر رہے ہیں، اور دشمنان اسلام کی مصلحت کی خاطر کام کر رہے ہیں چاہیں وہ اس کو جانیں یا نہ جانیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نسل محدود کرنے کا قول ایسا قول ہے کہ اس میں کوئی شك نہیں یہ چیز مسلمانوں کے دشمنوں کی جانب سے داخل کردہ ہے، جو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ نہ ہو؛ کیونکہ جب مسلمان زیادہ ہو جائینگے تو کافروں کے لیے رعب کا باعث ہونگے، اور یہ مسلمان کافروں سے بےپرواہ ہو کر سب کچھ خود کرنے لگیں گے، زمین کی کاشت کرینگے، اور تجارت میں مشغول ہونگے، اس طرح وہ اقتصادی طور پر بلند ہو جائینگے، اور باقی مصالح بھی پورے کر لیں گے اور کافروں کی انہیں ضرورت ہی نہیں رہےگی.

لیکن جب مسلمانوں کی تعداد کم ہو گی تو وہ ذلیل ہو کر دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں گے، اور ہر چیز میں دوسروں کے محتاج رہیں گے " انتہی

دیکھیں: تفسیر سورۃ البقرۃ (2 / 88).

اور آخر میں ہم صرف اتنا کہنا چاہیں گے کہ نظام اور بڑھوتی اور قوانین کی صحیح پلاننگ کے ساتھ نسل اور آبادی کی کثرت کے محتاج ہیں ہمیں اس کی ضرورت ہے، اور اس میں ہمیں جدید علوم سے استفادہ کرنا چاہیے.

مزید فائدہ کے لیے مودودی کی کتاب حرکۃ تحدید النسل (178 ـ 168) اور میگزین "البیان عدد نمبر (11) (107 ـ 191) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.